بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ اردن

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

ہفتہ، 26 رمضان، 1442ھ | 08/05/2021 | نمبر: 1442/24

پریس ریلیز

المعتصم کی بہادری مسلم افواج کو بیت المقدس اور پورے فلسطین کی آزادی کے لیے حرکت میں آنے کا جذبہ فراہم کرتی ہے

جن لوگوں نے اللہ کا غضب بھڑکایا ہے وہ قبلہ اول میں تباہی مسلمانوں کے غدار حکمرانوں کی ملی بھگت اور افواج کے قائدین کی اپنی ذمہ داری کی ادائیگی میں کوتاہی، اور امت کی کمزوری کے بغیر نہیں پھیلا سکتے تھے!

جہاں تک حکمرانوں کی ملی بھگت کا معاملہ ہے، تو الفاظ اُن کی غفلت، بزدلی بلکہ غداری کا احاطہ نہیں کرسکتے، اور کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ جو تقاریر اور بیانات ان کے جانب سے آرہے ہیں تو اُن کا مقصد حق کو واضح کرنا اور باطل کو ختم کرنا ہے بلکہ وہ یہ تقاریر اور بیانات امت کے شدید دباؤ کی وجہ سے دینے پر مجبور ہوئے، در حقیقت وہ تو باطل کے شراکت دار ہیں، اِن کے الفاظ آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہیں، اور اُن کی دھوکہ دہی اب مزید کسی کو دھوکہ نہیں دے رہی کیونکہ ان کی حقیقت سب پر عیاں ہو چکی ہے۔ کیا یہ وہی حکمران نہیں ہیں جو "دو ریاستی" حل کی حمایت کرتے ہیں، یعنی فلسطین میں یہودی وجود کے قیام کے حق کو تسلیم کرتے ہیں؟! کیا یہ وہی حکمران نہیں ہیں جنہوں نے یہودی وجود کے ساتھ امن معاہدے اور دیگر معاہدات کر رکھے ہیں؟!

جہاں تک اُن کا تعلق ہے جو بیت المقدس (یروشلم) میں اسلامی مقدس مقامات کی سرپرستی اور دیکھ بھال کرتے ہیں، تو یہ سرپرستی بے عملی کا ایک اور بہانہ ہے، بلکہ یہ دشمنوں سے ملی بھگت کے لئے ہے، کیونکہ اصل سرپرستی اس کی سرزمین کے لیے قالین بھیجنا نہیں ہے! بلکہ اصل سرپرستی اسے آزاد کرنے کے لیے فوج بھیجنا ہے۔ وہ لوگ جو الاقصیٰ کی سرپرستی کو اپنے لیے اعزاز قرار دیتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے وادی عربہ معاہدے پر دستخط کیے تھے، اور یہ وہی لوگ ہیں جو قابض یہودی وجود کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور وہ اِس ناجائز وجود کے ساتھ منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ در حقیقت جب سے انہیں استعمار نے تخلیق کیا ہے ان کے کردار اور وجود کا مقصد اس نجس یہودی وجود کو برقرار رکھنا اور اسے امت سے بچانا ہے۔ وہ لوگ جو بیت المقدس کی دیکھ بھال کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ وہ بھیڑیے ہیں جو غداری کرتے ہیں، اور انہوں نے سب سے پہلے یہودی وجود کے ساتھ تعلقات قائم کیے، اور یہ وہ لوگ ہیں جو یہودی وجود کی بقاء چاہتے ہیں، کیونکہ یہ اور وہ (یہودی وجود) ایک ہی جسم کے دو حصے ہیں، اور ان کی بقاء ایک دوسرے پر منحصر ہے!

اے مسلمانو! ہماری موجودہ صورتحال اللہ سبحانہ و تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ کی رضا کا باعث نہیں ہے، کیسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ ہم سے خوش ہو سکتے ہیں جبکہ ہماری افواج اپنی بیرکوں میں بیٹھی ہوئی ہیں؟! ہمارے لوگ افواج سے فتح و کامرانی کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن انہیں کوئی جواب نہیں ملتا! اور مسلمانوں میں موجود اہلِ قوت پر، جس میں ان کے سپاہی و افسران اور ہر وہ شخص جو ہتھیار رکھتا ہے، شامل ہیں، پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے لازم کیا ہے:

وَاِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ

"اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہو گی" (الانفال، 8:72)۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ یہ فرمارہے ہیں کہ اگر مسلمان تم سے اپنی حفاظت کے لیے افرادی قوت کا تقاضا کریں تو ان کی مدد کرو کیونکہ تم پر ایسا کرنا فرض کیا گیا ہے، تو انہیں مایوس مت کرو، کیونکہ ان کی مدد و نصرت کرنا آپ کی شرعی ذمہ داری ہے، لہٰذا ہمیں نیند نہیں آنی چاہیے جب تک کہ ہم ان کو بچانے کے لیے نکل نہ پڑیں۔ ایک جسم پر مشتمل امت کی صورتحال ایسی ہی ہونی چاہیے کہ اگر جسم کا ایک حصہ درد کی شکایت کرے تو پورا جسم اس کے درد کی دوا بنے۔ لیکن اگر ہم نے بے حسی کا مظاہرہ کیا اور حرکت میں نہ آئے تو شرمندگی اور ذلت اُن لوگوں کا مقدر بنے گی جن کے پاس طاقت ہے لیکن وہ انگلی تک ہلانے کے روادار نہیں ہیں۔

اے مسلمانو! اے مسلم افواج! تمہیں زنجیروں میں جکڑا گیا ہے تاکہ امت کی حمایت نہ کر سکو اور نہ ہی اس کے مقاصد میں اُس کا ساتھ دے سکو، لیکن آپ اپنی ہی امت کے خلاف کھڑے ہونے کے لیے آزاد ہو! آپ کو اس بات کی اجازت نہیں کہ آپ کی بندوقوں کے نشانے پر اس امت کے دشمن ہوں، لیکن اپنے ہی بھائیوں کو نشانے پر لینے کی آپ کو اجازت ہے، لہٰذا ان زنجیروں کو کاٹ ڈالیں، اور اُن لوگوں کی اطاعت سے انکار کر دیں جنہوں نے امت کو ذلیل و خوار کیا ہے۔ اُن لوگوں سے تعلق توڑ لیں جو آپ کو مجبور کرتے ہیں کہ آپ اپنی آنکھوں سے اپنی عزتوں کا جنازہ نکلتے، اپنے ممالک پر قبضہ ہوتے، اپنی حرمات اور اپنی شریعت کی توہین ہوتے دیکھیں، اور پھر آپ کو حقیقی نجات، عزت اور وقار، اور اپنے دین اور شریعت کی بنیاد پر امت کی نشاۃ ثانیہ کو یقینی بنانے کے لیے حرکت میں آنے سے بھی روکیں۔

اسلامی امت نے اپنی آواز کو سننے پر مجبور کیا یہاں تک کہ وہ آواز چیخوں میں بدل گئی، لہٰذا تم کہاں ہو؟! تم کہاں ہو، اے اہلِ قوت، اے مسلم افواج، مسلمان عورتیں اور مسلمان بچے رو رہے ہیں، مدد مانگ رہے ہیں، تمہاری راہ دیکھ رہے ہیں؟! کہہ دو کہ بس! بہت ہو گیا، امت کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور امت کی حمایت کرو اور عزت و وقار حاصل کرو۔

یتیم لڑکیوں کی منہ سے شاید 'وا معتصم' مکمل طور پر نکلا ہے، اُن (اہلِ قوت) کے کانوں نے سنا بھی ہے،

لیکن اِن آوازوں نے اُن (اہل قوت) میں المعتصم جیسی بہادری کا جذبہ پیدا نہیں کیا!

امت تمہیں بیدار کر رہی ہے، امت جو کر سکتی تھی وہ اُس نے کر دیا، تو تم کہاں ہو؟! امت نے اپنا کردار ادا کر دیا، اب آپ کی باری ہے، اور یہ آپ کا اختیار ہے کہ کیا آپ اس دنیا میں عزت و وقار اور آخرت میں بلند رتبہ چاہتے ہیں یا اس دنیا میں ذلت و رسوائی، غلامی اور اِس سے بھی بڑھ کر آخرت کی ذلت و رسوائی چاہتے ہیں!

ہمارے آقا اور ہمارے لیے نمونہ، محمد ﷺ نے فرمایا،

«مَا مِنْ امْرِئٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ، وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ، إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنْ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ، وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ، إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ»

"جو کسی مسلمان شخص کو کسی ایسی جگہ میں ذلیل کرے گا، جہاں اس کی بے عزتی کی جائے اس کی عزت میں کمی آئے تو اللہ اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا، جہاں وہ اس کی مدد چاہے گا، اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ میں مدد کرے گا جہاں اس کی عزت میں کمی آرہی ہو اور اس کی آبرو جا رہی ہو تو اللہ اس کی ایسی جگہ پر مدد کرے گا، جہاں پر اس کو اللہ کی مدد محبوب ہو گی" (ابو داود نے روایت کی)۔

کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ عزوجل آپ کو ناکام کر دیں، یا آپ یہ چاہتے ہیں کہ وہ (سبحانہ و تعالیٰ) آپ کی مدد کرے؟! اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا،

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ (38) إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)

"اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے اللہ کی راہ میں نکلنے کو کہا جاتا ہے تو تم مضبوطی سے زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ (اگر ایسا ہے تو جان لو کہ) دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے۔ اگر تم آگے نہیں بڑھتے تو اللہ تمہیں تکلیف دہ عذاب سے دوچار کرے گا اور تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے۔

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (التوبۃ، 39-38)۔

لہٰذا، اللہ کے حضور آگے بڑھیں... اللہ کے ساتھ رہیں، اور اپنی امت کے ساتھ رہیں، اللہ کی مدد طلب کریں اور اسی پر بھروسہ کریں، اس مسئلے کا حل صرف آپ کے ہاتھ میں ہے، اور یاد رکھیں، یا تو عزت ہے یا ذلت ہے، یا جنت ہے یا جہنم ہے۔

اے اللہ، ہمارے اُن بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ رہیں جو وہاں موجود ہیں، ہمارے اُن بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ رہیں جن کی آپ کے سوا کوئی طاقت نہیں ہے، امت اور اس کی افواج میں موجود مخلص افراد کو تیار کریں کہ وہ ایک نئے دور کا آغاذ کریں جو امت کی ذلت و رسوائی کو ختم کر دے گا۔ اے ہمارے رب، ہمارے دین کو طاقت عطا فرمائیں، ہمیں اس قابل بنائیں کہ ہم آپ کے قانون کے مطابق حکمرانی کریں، تا کہ ہماری افواج آپ کے احکامات کے مطابق حرکت میں آئیں، آپ کی راہ میں جدوجہد کریں، آپ کے دین کی حمایت کریں، اور آپ کے دین کے لیے جہاد کریں، آمین۔

ولایہ اردن میں حزب التحریر کا میڈیا آفس